

شخصیت سازی میں نفسیاتی نظریات: احادیث صحیح بخاری کا تحقیقی و تقابلی مطالعہ

(Personality Development in Psychological Theories: An Analytical and Comparative Study of the Ahadith of Sahih al-Bukhari)

Sana Maryam

*PhD Research Scholar, Institute of Islamic Studies and Shariah,
MY University Islamabad, Pakistan*

Dr. Talib Ali Awan

*Assistant Professor, Institute of Islamic Studies and Shariah,
MY University Islamabad, Pakistan
Email: drtalibaliawan@gmail.com*

Dr. Waleed Khan

*Lecturer, Institute of Arabic & Islamic Studies,
GC Women's University, Sialkot
Email: waleedkhan764110.wk@gmail.com*

Abstract

Personality development is a fundamental subject in psychology, education, and social sciences, as it directly influences human behaviour, emotional stability, moral judgment, and social interaction. Modern psychological theories; such as psychoanalytic, behavioural, humanistic, and social learning theories have attempted to explain personality formation through empirical and scientific frameworks. While these theories provide valuable insights into human behaviour, they often remain limited by their materialistic orientation and lack sufficient emphasis on moral accountability and spiritual dimensions.

Islamic teachings, particularly the Prophetic traditions preserved in Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, present a holistic and ethically grounded framework for personality development. This research article aims to explore the concept of personality development in light of selected aḥādīth from Ṣaḥīḥ al-Bukhārī and to examine their relevance within the context of contemporary psychological theories. The study adopts an analytical and comparative methodology, analyzing key themes such as intention (niyyah), self-control, emotional regulation, moral character, patience (ṣabr), gratitude (shukr), hope and fear, and consistency in action.

The findings of this study reveal that Islamic teachings approach personality development as an integrated process involving the purification of the self (tazkiyat al-naḥs), ethical conduct (akhlāq), emotional balance, and social responsibility. Unlike modern psychology,

which often separates internal motivation from external behavior, the Prophetic model emphasizes the unity of intention and action, assigning moral value to both. The aḥādīth of Ṣaḥīḥ al-Bukhārī demonstrate remarkable alignment with contemporary psychological concepts such as emotional intelligence, resilience, positive psychology, and social learning, while simultaneously offering a deeper moral and spiritual foundation.

Furthermore, this study highlights the role of the Prophet Muhammad ﷺ as a complete psychological and moral role model, whose life provides practical guidance for balanced personality development. The research concludes that Islamic teachings do not negate modern psychological theories; rather, they complement and enrich them by providing ethical direction and spiritual purpose. Integrating Islamic principles of personality development into modern psychological discourse and educational systems may contribute to the formation of morally conscious, emotionally stable, and socially responsible individuals..

Keywords: Personality Development; Islamic Psychology; Ṣaḥīḥ al-Bukhārī; Moral Character; Emotional Intelligence; Prophetic Model

1- تمہید

شخصیت سازی انسانی علوم کا ایک بنیادی موضوع ہے جو نفسیات، تعلیم، سماجیات اور اخلاقیات میں غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ انسان کی کامیابی یا ناکامی، اس کا طرز فکر، جذباتی رد عمل، اخلاقی رویہ اور سماجی کردار سب اس کی شخصیت کے مرہون منت ہوتے ہیں۔ جدید نفسیات نے شخصیت کو سمجھنے کے لیے مختلف نظریات پیش کیے ہیں، جن میں نفسیاتی تجزیہ، رویہ جاتی نظریہ، انسانی نفسیات اور سماجی تعلیم شامل ہیں۔

اسلامی فکر میں انسان محض ایک نفسیاتی یا حیاتیاتی وجود نہیں بلکہ ایک اخلاقی، روحانی اور جواب دہ ہستی ہے۔ قرآن و سنت میں شخصیت سازی کو تزکیہ نفس، نیت کی اصلاح، اخلاقی حسنہ اور معاشرتی ذمہ داری کے ساتھ مربوط کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی احادیث، خصوصاً صحیح بخاری، انسانی شخصیت کی تعمیر کے ایسے اصول پیش کرتی ہیں جو نہایت متوازن، فطری اور ہمہ گیر ہیں۔

یہ تحقیقی مقالہ / آرٹیکل اسی نکتے کو واضح کرنے کی کوشش ہے کہ صحیح بخاری میں مذکور احادیث جدید نفسیاتی نظریات کے مقابلے میں شخصیت سازی کا زیادہ جامع اور اخلاقی نظام پیش کرتی ہیں۔

2- نفسیات میں شخصیت کا تصور: ایک اجمالی جائزہ

نفسیات میں شخصیت (Personality) سے مراد وہ نسبتاً مستقل اوصاف ہیں جو کسی فرد کے افکار،

جذبات اور رویوں کو منظم کرتے ہیں۔ مغربی نفسیات نے شخصیت کی وضاحت مختلف زاویوں سے کی ہے۔

2.1 نفسیاتی تجزیاتی نظریہ

سگمنڈ فرائڈ کے مطابق انسانی شخصیت تین اجزاء:

- Id
- Ego
- Superego

پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس نظریے کے مطابق انسان کے بہت سے اعمال لاشعوری خواہشات اور ابتدائی تجربات کا نتیجہ ہوتے ہیں۔¹ اگرچہ یہ نظریہ انسانی باطن کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے، تاہم اس میں اخلاق اور روحانیت کو ثانوی حیثیت حاصل ہے۔

2.2 رویہ جاتی نظریہ

جان وائٹسن اور بی۔ ایف۔ اسکندر کے مطابق انسان کا رویہ ماحول، تربیت اور مشروط ردِ عمل کا نتیجہ ہوتا ہے۔² یہ نظریہ ظاہری رویے کی وضاحت تو کرتا ہے، مگر نیت، ارادہ اور اخلاقی شعور جیسے عناصر کو نظر انداز کر دیتا ہے۔

2.3 انسانی نفسیات

ابراہیم میلوا کے نزدیک انسان فطری طور پر ترقی اور خود تکمیل (Self-Actualization) کی طرف مائل ہوتا ہے۔³ یہ نظریہ اسلامی تصورِ فطرت سے قریب ہے، لیکن اس میں اخلاقی جواب دہی اور وحی کی رہنمائی شامل نہیں۔

3۔ اسلامی تصورِ شخصیت: قرآنی بنیاد

اسلام میں شخصیت سازی کی بنیاد قرآن مجید فراہم کرتا ہے:

"قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا"

(سورۃ الشمس، 91:9-10)

ترجمہ:

"یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا، اور وہ ناکام ہو گیا جس نے اسے آلودہ کر لیا۔"⁴

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ انسانی کامیابی کا راز تزکیہٴ نفس میں ہے۔ اسلامی تصورِ شخصیت میں باطنی اصلاح کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، جبکہ جدید نفسیات زیادہ تر ظاہری رویے پر توجہ دیتی ہے۔

4۔ نیت: اسلامی شخصیت سازی کی اساس

حدیثِ نیت: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَىٰ"

(صحیح بخاری، کتاب الوعی، باب: کیف کان بدء الوعی، حدیث: 1)

ترجمہ: اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔⁵

یہ حدیث اسلامی شخصیت سازی کا سنگ بنیاد ہے۔ جدید نفسیات میں حوصلہ افزائی یعنی Motivation انسانی عمل کا بنیادی محرک سمجھی جاتی ہے، مگر اسلام نیت کو اخلاقی قدر عطا کرتا ہے۔ یوں ایک ہی عمل مختلف نیتوں کی بنا پر شخصیت سازی میں مثبت یا منفی کردار ادا کر سکتا ہے۔

5۔ ضبط نفس اور جذباتی توازن

حدیث ضبط غضب:

"لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ"

(صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب الحذر من الغضب، حدیث: 6114)

ترجمہ:

"طاقتور وہ نہیں جو کشتی میں غالب آجائے، بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔"⁶

یہ حدیث جدید تصور جذباتی ذہانت یعنی Emotional Intelligence کی بھرپور تائید کرتی ہے۔ اسلام میں جذبات پر قابو پانا محض نفسیاتی مہارت نہیں بلکہ اخلاقی فضیلت اور مضبوط شخصیت کی علامت ہے۔

5.1 جذباتی ذہانت (Emotional Intelligence)

اس کا مفہوم یہ ہے کہ کسی فرد کی اپنی اور دوسروں کی جذبات، احساسات اور مزاج کو سمجھنے، پہچاننے اور مؤثر طریقے سے قابو پانے کی صلاحیت۔

۱. خود آگاہی (Self-awareness): اپنے جذبات کو پہچاننا اور سمجھنا۔

۲. خود کنٹرول (Self-regulation): اپنے جذبات اور رد عمل پر قابو پانا۔

۳. حوصلہ افزائی (Motivation): اندرونی طور پر مثبت رویہ رکھنا اور مقصد کی طرف بڑھنا۔

۴. ہمدردی (Empathy): دوسروں کے جذبات کو سمجھنا اور ان کے مطابق رویہ اختیار کرنا۔

۵. سماجی مہارت (Social Skills): تعلقات بہتر بنانے اور ٹیم ورک میں مؤثر ہونا۔

سادہ الفاظ میں، جذباتی ذہانت یہ ہے کہ آپ نہ صرف اپنے جذبات کو سمجھیں بلکہ دوسروں کے جذبات کا بھی لحاظ رکھیں اور اس سے بہترین تعلقات قائم کریں۔

5.2 فائدے

- بہتر تعلقات: جذباتی ذہانت رکھنے والے لوگ دوسروں کے جذبات سمجھ کر تعلقات کو مضبوط بناتے ہیں۔

- اسٹریس کم کرنا: اپنے جذبات پر قابو پانے سے ذہنی دباؤ کم ہوتا ہے۔
- فیصلہ سازی بہتر: جذبات اور منطق کو متوازن رکھ کر بہتر فیصلے کیے جاسکتے ہیں۔
- رہنمائی اور قیادت: انکمپتھی اور سماجی مہارت سے ٹیم کو مؤثر طریقے سے لیڈ کیا جاسکتا ہے۔
- خود اعتمادی میں اضافہ: اپنے جذبات کو سمجھنا اور قابو پانا خود اعتمادی بڑھاتا ہے۔

5.3 عملی اطلاق

- روزمرہ زندگی میں: جذباتی ذہانت سے آپ جھگڑوں کو کم کر سکتے ہیں اور بہتر تعلقات قائم کر سکتے ہیں۔
- کام کی جگہ: ٹیم ورک اور لیڈرشپ میں جذباتی ذہانت کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔
- تعلیم اور تربیت: طلبہ اور بچوں کی جذباتی سمجھ بڑھانے سے ان کی تعلیم اور سماجی صلاحیتیں بہتر ہوتی ہیں۔
- خود پر قابو پانے کے لیے: اپنے غصے، خوف یا اداسی کو سمجھ کر مؤثر رد عمل اختیار کیا جاسکتا ہے۔
- سادہ الفاظ میں: جذباتی ذہانت آپ کو اپنے اور دوسروں کے جذبات سمجھ کر زندگی میں بہتر فیصلے کرنے، تعلقات مضبوط کرنے اور ذہنی سکون پانے میں مدد دیتی ہے۔

6۔ اخلاقِ حسنہ اور سماجی شخصیت

حدیث حسن اخلاق:

"إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا"

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، حدیث: 3559)

ترجمہ: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔⁷

اسلامی تصور شخصیت میں اخلاق کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ سماجی نفسیات بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتی ہے کہ اچھے اخلاق فرد کو سماج میں قبولیت اور ذہنی سکون عطا کرتے ہیں، مگر اسلام اخلاق کو آخرت کی کامیابی سے بھی جوڑتا ہے۔

7۔ عمل، عادت اور کردار سازی

حدیث دوامِ عمل:

"أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ"

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب القصد والمداوۃ، حدیث: 6464)

ترجمہ:

"اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے، اگرچہ تھوڑا ہو۔"⁸

جدید نفسیات میں عادت سازی کا نظریہ (Habit Formation Theory) کے مطابق مستقل عمل شخصیت کا حصہ بن جاتا ہے۔ اسلام اسی اصول کو اخلاقی اور دینی دائرے میں نافذ کرتا ہے۔

8۔ صبر: نفسیاتی استقامت اور مضبوط شخصیت

قرآنی بنیاد:

"وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۖ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ" (سورة البقرة، 2: 155-156)

ترجمہ:

"اور صبر کرنے والوں کو خوش خبری دے دیجئے، جو مصیبت کے وقت کہتے ہیں: ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔"⁹

جدید نفسیات میں Resilience (نفسیاتی استقامت) کو کامیاب شخصیت کی بنیادی علامت سمجھا جاتا ہے۔ صبر انسان کو وقتی دباؤ، ناکامی اور صدمے سے ٹوٹنے نہیں دیتا۔ اسلام صبر کو محض وقتی برداشت نہیں بلکہ شعوری، اخلاقی اور ایمانی قوت قرار دیتا ہے۔

حدیث صبر:

وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ

(صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب الاستغفار، حدیث: 1469)

ترجمہ:

"کسی شخص کو صبر سے بہتر اور وسیع تر عطیہ نہیں دیا گیا۔"¹⁰

یہ حدیث اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ صبر ایک نفسیاتی نعمت ہے جو انسان کی پوری شخصیت کو مضبوط بناتی ہے۔ جدید نفسیات میں تائیدی یا نقل کرنے کی مہارتیں Coping Skills اسی تصور کی سائنسی تعبیر ہیں۔

9۔ شکر: مثبت نفسیات اور ذہنی سکون

قرآنی رہنمائی:

"لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ"

(سورة ابراہیم، 7: 14)

ترجمہ:

"اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔"¹¹

مثبت نفسیات (Positive Psychology) میں قدردانی / شکر گزاری یعنی Gratitude کو ذہنی صحت، اطمینان اور خوشی کا بنیادی ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ اسلام شکر کو نہ صرف نفسیاتی سکون بلکہ روحانی ارتقا کا ذریعہ بناتا ہے۔

9.1 مثبت نفسیات (Positive Psychology)

اس کا مفہوم یہ ہے کہ نفسیات کا وہ شعبہ جو انسان کی خوشی، اطمینان، کامیابی، صلاحیتوں اور مثبت رویوں پر توجہ دیتا ہے، نہ کہ صرف بیماری، کمزوری یا نفسیاتی مسائل پر۔

۱. خوشی اور اطمینان: زندگی میں خوش رہنے کے عوامل کو سمجھنا اور بڑھانا۔

۲. صلاحیتوں کی نشوونما: اپنے اندر چھپی ہوئی طاقتوں اور خوبیوں کو پہچاننا اور ترقی دینا۔

۳. مثبت رویے: شکر گزاری، ہمدردی، امید اور حوصلہ جیسے رویے پیدا کرنا۔

۴. زندگی میں مقصد: اپنی زندگی کے معنی اور مقصد کو سمجھنا اور اس کے مطابق عمل کرنا۔

سادہ الفاظ میں: مثبت نفسیات (Positive Psychology) یہ سکھاتی ہے کہ ہم اپنی زندگی میں خوشی، سکون اور کامیابی پیدا کرنے کے لیے اپنے مثبت پہلوؤں اور صلاحیتوں پر توجہ دیں۔

حدیث شکر:

"عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ... إِنَّ أَصَابَتْهُ سَرَاءٌ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ"

(صحیح بخاری، کتاب المرضی، حدیث: 5645)

ترجمہ:

"مومن کا معاملہ عجیب ہے، اگر اسے خوشی ملے تو شکر کرتا ہے، اور یہ اس کے لیے بہتر ہوتا ہے۔"¹²

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ اسلامی شخصیت ہر حال میں مثبت رویہ اختیار کرتی ہے، جو جدید نفسیات کے مثبت رجحان والی شخصیت یعنی Optimistic Personality کے عین مطابق ہے۔

9.2 پُر امید شخصیت یا مثبت رجحان والی شخصیت (Optimistic Personality)

اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایسی شخصیت جو حالات کو بہتر انداز میں دیکھے، مشکلات میں بھی اچھائی تلاش کرے اور ہمیشہ مستقبل کے بارے میں مثبت سوچ رکھے۔

۱. مثبت سوچ: (Positive Thinking) ہر مسئلے یا چیلنج میں مواقع اور حل تلاش کرنا۔
 ۲. حوصلہ اور حوصلہ افزائی: (Hope & Motivation) مشکلات کے باوجود کوشش جاری رکھنا۔
 ۳. دوسروں پر اعتماد: لوگوں کے اچھے ارادوں اور رویوں پر یقین رکھنا۔
 ۴. مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت: پریشانیوں میں بھی سکون اور عقل مندی سے فیصلے کرنا۔
- سادہ الفاظ میں: مثبت رجحان والی شخصیت یعنی Optimistic Personality وہ شخصیت ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں امید رکھتی ہے، منفی حالات میں بھی مثبت پہلو تلاش کرتی ہے اور دوسروں کو بھی حوصلہ دیتی ہے۔

10- خوف و امید: نفسیاتی توازن

قرآنی اصول:

"يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا"

(سورۃ السجدة، 16:32)

ترجمہ: "وہ اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں۔"¹³

اسلامی شخصیت خوف اور امید کے متوازن امتزاج سے تشکیل پاتی ہے۔ جدید نفسیات کے مطابق Excessive Fear اضطراب پیدا کرتا ہے، جبکہ بے جا امید غفلت کا باعث بنتی ہے۔ اسلام دونوں کے درمیان اعتدال سکھاتا ہے۔

حدیث: خوفِ خدا:

"لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا"

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق، حدیث: 6486)

ترجمہ:

"اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے۔"¹⁴

یہ حدیث شعورِ انجام (Existential Awareness) پیدا کرتی ہے، جو انسان کو لاپرواہی سے بچا کر ذمہ دار شخصیت بناتی ہے۔

11- سیرتِ نبوی ﷺ: کامل نفسیاتی رول ماڈل

اسوۂ حسنہ کی قرآنی بنیاد:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"

(سورۃ الاحزاب، 21:33)

ترجمہ:

"یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔" ¹⁵

سماجی تعلیم: (Social Learning)

Bandura کے مطابق انسان رول ماڈل کو دیکھ کر سیکھتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی زندگی صبر، حلم، عدل، رحم، شجاعت اور دیانت کا عملی نمونہ ہے، جو شخصیت سازی کا کامل ترین سانچہ فراہم کرتی ہے۔

حدیث: حلم و برداشت: 'مَا كَانَ الرَّفْقُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ'

(صحیح بخاری، کتاب الأدب، حدیث: 6024)

ترجمہ: "نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اسے خوبصورت بنا دیتی ہے۔" ¹⁶

یہ حدیث غصیلی شخصیت Aggressive Personality کے مقابلے میں متوازن شخصیت Balanced Personality کی تشکیل پر زور دیتی ہے۔

12۔ اسلامی اور جدید نفسیاتی نظریات کا تقابلی مطالعہ

● جدید نفسیات کے حساب سے شخصیت زیادہ تر رویے اور تجربے سے بنتی ہے، لیکن اسلام کہتا ہے کہ اصل شخصیت نیت اور ایمان سے جنم لیتی ہے۔

● جدید نفسیات میں اخلاق اکثر سماجی رسم و رواج کے مطابق دیکھے جاتے ہیں، جبکہ اسلامی تعلیمات میں اخلاق دین اور اصولوں کے مطابق پروان چڑھتے ہیں۔

● جذبات بھی نقطہ نظر کے لحاظ سے مختلف سمجھے جاتے ہیں: جدید نفسیات میں یہ صرف نفسیاتی رد عمل ہوتے ہیں، لیکن اسلام میں جذبات اخلاقی ذمہ داری اور روحانی توازن کے ساتھ بڑھتے اور مضبوط ہوتے ہیں۔

● آخر میں، جدید نفسیات شخصیت کا مقصد زیادہ تر دنیاوی کامیابی اور ذاتی فائدے کے گرد گھومتا دیکھتی ہے، لیکن اسلام کہتا ہے کہ شخصیت کا اصل مقصد دنیا و آخرت کی فلاح اور رضائے الہی حاصل کرنا ہے۔

اسلامی شخصیت سازی جدید نفسیات کو اخلاقی سمت فراہم کرتی ہے، جبکہ نفسیات اسلامی تعلیمات کو سائنسی تعبیر مہیا کرتی ہے۔

13۔ نتائج تحقیق (Findings)

اس تحقیقی مطالعے کے بعد درج ذیل بنیادی نتائج سامنے آتے ہیں:

1۔ صحیح بخاری میں مذکور احادیث انسانی شخصیت سازی کا ایک مکمل، مربوط اور ہمہ گیر نظام فراہم کرتی ہیں، جو جدید نفسیاتی نظریات سے کہیں زیادہ جامع ہے۔

2۔ اسلامی تصور شخصیت کی بنیاد نیت پر ہے، جبکہ جدید نفسیات زیادہ تر ظاہری رویے یا نفسیاتی محرکات پر توجہ دیتی ہے۔

3۔ ضبط نفس، صبر، شکر اور خوف و امید کا توازن اسلامی شخصیت کے وہ عناصر ہیں جو جدید نفسیات میں لچکدار مزاج، جذباتی ذہانت اور مثبت نفسیات یعنی Emotional Intelligence Resilience, Positive Psychology کے نام سے زیر بحث آتے ہیں۔

4۔ سیرت نبوی ﷺ اسلامی شخصیت سازی میں کامل عملی رول ماڈل کی حیثیت رکھتی ہے، جو سماجی تعلم (Social Learning) کے نظریے کی بہترین عملی مثال ہے۔

5۔ اسلامی تعلیمات شخصیت کو صرف فرد تک محدود نہیں رکھتیں بلکہ اسے معاشرتی اصلاح اور اجتماعی فلاح سے جوڑتی ہیں۔

14۔ بحث (Discussion)

جدید نفسیاتی نظریات انسان کی شخصیت کو مختلف خانوں میں تقسیم کر کے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہیں شخصیت کو لاشعور کی پیداوار قرار دیا جاتا ہے، کہیں ماحول کا نتیجہ، اور کہیں ذاتی خواہشات کا اظہار۔ اس کے برعکس اسلام شخصیت کو ایک اخلاقی وحدت کے طور پر دیکھتا ہے، جس میں باطن اور ظاہر، فرد اور معاشرہ، دنیا اور آخرت سب باہم مربوط ہیں۔

صحیح بخاری کی احادیث اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں کہ مضبوط شخصیت وہ نہیں جو جسمانی یا ذہنی طور پر طاقتور ہو، بلکہ وہ ہے جو:

- اپنی نیت کی اصلاح کرے
- جذبات پر قابو رکھے
- اخلاقی حسن اختیار کرے
- آزمائش میں صبر اور نعمت میں شکر کرے

یہ تمام عناصر جدید نفسیات میں علیحدہ علیحدہ زیر بحث آتے ہیں، مگر اسلام انہیں ایک مربوط نظام میں سمو دیتا ہے۔ یہی اسلامی شخصیت سازی کی سب سے بڑی امتیازی خصوصیت ہے۔

15۔ سفارشات (Recommendations)

اس تحقیق کی روشنی میں درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

- 1۔ تعلیمی نصاب میں اسلامی شخصیت سازی، خصوصاً احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں اخلاقی و نفسیاتی تربیت کو شامل کیا جائے۔
- 2۔ نفسیات کے طلبہ اور محققین اسلامی نفسیات کو ایک مستقل علمی میدان کے طور پر اختیار کریں۔
- 3۔ اساتذہ اور والدین نیت، صبر، شکر اور ضبط نفس کو عملی تربیت کا حصہ بنائیں۔
- 4۔ جدید نفسیاتی تھیراپی میں اسلامی اخلاقی اصولوں سے استفادہ کیا جائے تاکہ علاج محض ذہنی نہیں بلکہ اخلاقی و روحانی بھی ہو۔
- 5۔ اسلامی جامعات میں اسلامی نفسیات (Islamic Psychology) کے عنوان سے خصوصی کورسز متعارف کرائے جائیں۔

16۔ تحقیق کی حدود (Limitations of the Study)

یہ تحقیق صرف صحیح بخاری کی منتخب احادیث تک محدود رہی ہے۔
مزید تحقیق میں:

- دیگر کتب حدیث
- سیرت نبوی ﷺ کے تاریخی پہلو
- معاصر مسلم ماہرین نفسیات کے افکار
- کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔

17۔ اختتامیہ (Conclusion)

یہ تحقیقی مطالعہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ صحیح بخاری میں محفوظ احادیث انسانی شخصیت سازی کا ایک ایسا آفاقی نظام پیش کرتی ہیں جو ہر دور اور ہر معاشرے کے لیے قابل عمل ہے۔ جدید نفسیات اگرچہ انسانی ذہن اور رویے کی وضاحت کرتی ہے، مگر اخلاقی اور روحانی تکمیل کے بغیر نامکمل رہتی ہے۔ اسلامی تعلیمات اس کمی کو پورا کر کے انسان کو ایک متوازن، باکردار اور ذمہ دار شخصیت بناتی ہیں۔
یوں اسلامی تصور شخصیت جدید نفسیات کا متبادل نہیں بلکہ اس کی اخلاقی و روحانی تکمیل ہے۔

References

1. Freud, Sigmund. Introductory Lectures on Psychoanalysis. New York: W. W. Norton, 1966.
2. Skinner, B. F. Science and Human Behavior. New York: Macmillan, 1953.
3. Maslow, Abraham. Motivation and Personality. New York: Harper & Row, 1970.
4. The Qur'an. Surah al-Shams (91): 9–10.
5. Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Al-Jami' al-Sahih (Ṣaḥīḥ al-Bukhārī). Translated by Maulana Muhammad Dawood Raz. Karachi: Darussalam, 2010. Book of Revelation, Chapter: How the Revelation Began, Hadith no. 1.
6. Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Al-Jami' al-Sahih. Book of Manners, Chapter: Beware of Anger, Hadith no. 6114.
7. Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Al-Jami' al-Sahih. Book of Virtues (Manāqib), Hadith no. 3559.
8. Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Al-Jami' al-Sahih. Book of Softening the Heart (Riqāq), Chapter: Moderation and Consistency, Hadith no. 6464.
9. The Qur'an. Surah al-Baqarah (2): 155–156.
10. Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Al-Jami' al-Sahih. Book of Zakat, Chapter: Chastity and Self-Restraint, Hadith no. 1469.
11. The Qur'an. Surah Ibrahim (14): 7.
12. Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Al-Jami' al-Sahih. Book of Patients (Marḍā), Hadith no. 5645.
13. The Qur'an. Surah al-Sajdah (32): 16.
14. Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Al-Jami' al-Sahih. Book of Softening the Heart (Riqāq), Hadith no. 6486.
15. The Qur'an. Surah al-Ahzab (33): 21.
16. Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Al-Jami' al-Sahih. Book of Manners (Adab), Hadith no. 6024.